یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہؑ

پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

یا عباس

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

الأربعين

مَرَجُ البَحرَین فِي مَناقِبِ الحَسنَین

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

الأربعين

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کیلئے فرمایا: جس نے اِن سے محبت کی اُس سے میں نے محبت کی اور جس سے میں محبت کروں اُس سے اللہ محبت کرتا ہے اور جسے اللہ محبوب رکھتا ہے اُسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔‘‘

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے تو حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے اُنہیں منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنہیں چھوڑ دو، اِن پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔‘‘

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: +92-42-5168514, 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market ghazni Street 38 Urdu bazar Lahore Ph: 7237695
www.minhaj.org, e-mail: tehreek@minhaj.org

* BB - 0014 - 0 *

Presented by www.ziaraat.com

مَرجَ البَحرَین

فِی

مَنَاقِبِ الحَسَنَین علیہما السلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیہما السلام	
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	
تحقیق و تدوین	:	محمد ممتاز الحسن باروی، حافظ فرحان ثنائی (منہاجینز)	
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ Research.com.pk	
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور	
اِشاعتِ اوّل	:	مئی 2003ء	(1,100)
اِشاعتِ دوم	:	ستمبر 2003ء	(1,100)
اِشاعتِ سوم	:	اپریل 2004ء	(1,100)
اِشاعتِ چہارم	:	جنوری 2005ء	(1,100)
اِشاعتِ پنجم	:	اکتوبر 2006ء	(1,100)
اِشاعتِ ششم	:	مارچ 2007ء	(1,100)
اِشاعتِ ہفتم	:	جولائی 2007ء	(1,100)
اِشاعتِ ہشتم	:	فروری 2008ء	
تعداد	:	1,100	
قیمت پریمئر پیپر	:	-/70 روپے	

❁❁❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو/ ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی و الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ و أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

Presented by www.ziaraat.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۳۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۱	تسمیة النبی ﷺ الحسن و الحسین علیهما السلام حضور ﷺ کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا	۱۳
۲	الحسن والحسین من أسماء الجنة حجبهما الله حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا	۱۷
۳	قال النبی ﷺ: الحسن والحسین هما أبنای حضور ﷺ نے فرمایا: حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں	۱۸
۴	الحسن و الحسین علیهما السلام أهل البیت حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں	۲۱
۵	النبی ﷺ هو عصبتهما و ولیهما و أبوهما حضور نبی اکرم ﷺ ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں	۲۳
۶	إن الحسن و الحسین علیهما السلام خیر الناس نسباً حسنین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سب سے بہتر نسب والے ہیں	۲۶
۷	الحسن و الحسین علیهما السلام هما ریحانتای من الدنیا حسنین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دنیا کے پھول ہیں	۲۸
۸	تأذین النبی ﷺ فی أذن الحسن والحسین علیهما السلام حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اذان کہنا	۳۱

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
٩	عقيقة النبی ﷺ عن الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا﴾	٣٣
١٠	الحسن و الحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبی ﷺ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام سراپا شبیہ مصطفیٰ ﷺ تھے﴾	٣٦
١١	يرث الحسن و الحسين عليهما السلام أوصاف النبی ﷺ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام وارثانِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٣٨
١٢	الحسن و الحسين عليهما السلام سيدا شباب أهل الجنة ﴿حسنین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾	٤١
١٣	الحسن و الحسين عليهما السلام طهرهما الله تطهيرا ﴿اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی شانِ عظیم سے نواز دیا﴾	٤٧
١٤	قال النبی ﷺ: من أحبنی فليحب هذين ﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے﴾	٥١
١٥	من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبنی ﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی﴾	٥٣
١٦	من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه الله ﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی﴾	٥٦
١٧	قال النبی ﷺ: من أحب هذين كان معی يوم القيامة ﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا﴾	٥٧

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
١٨	قال النبی ﷺ: اللهم إنی أحبهما فأحبهما ﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر﴾	٥٩
١٩	من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضنی ﴿جس نے حسنین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا﴾	٦٣
٢٠	من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه الله ﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہوگیا﴾	٦٥
٢١	قال النبی ﷺ: اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم ﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ﴾	٦٧
٢٢	النبی ﷺ حرب لمن حارب الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور ﷺ نے اعلانِ جنگ فرما دیا﴾	٦٩
٢٣	قال النبی ﷺ: بأبی و أمی أنتما ﴿حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان﴾	٧٣
٢٤	فزع النبی ﷺ ببكاء الحسن و الحسين عليهما السلام ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور ﷺ پریشان ہوگئے﴾	٧٥
٢٥	نزل النبی ﷺ من المنبر للحسن و الحسين عليهما السلام ﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے﴾	٧٦

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۲۶	الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصّان لسان النبی ﷺ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوستے تھے﴾	۷۸
۲۷	الحسن والحسين عليهما السلام كانا يلعبان على بطن النبی ﷺ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے﴾	۸۰
۲۸	ركب الحسن والحسين عليهما السلام على ظهر النبی ﷺ خلال الصلوة ﴿حسنین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے﴾	۸۲
۲۹	قال النبی ﷺ للحسنين: نعم الراكبان هما ﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام نے فرمانا: یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں﴾	۸۶
۳۰	كان يُطيل النبی ﷺ السجود للحسن و الحسين عليهما السلام ﴿حضور اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے﴾	۹۱
۳۱	كان النبی ﷺ يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه ﴿حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے﴾	۹۳

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۳۲	أوّل من يدخل الجنة مع النبی ﷺ هو الحسن والحسين عليهما السلام ﴿حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں﴾	۹۵
۳۳	تزيين الله ﷻ الجنة بالحسن و الحسين عليهما السلام ﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا﴾	۹۷
۳۴	يكون الحسن و الحسين عليهما السلام في قبة تحت العرش يوم القيامة ﴿حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الٰہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے﴾	۱۰۰
۳۵	يكون الحسن و الحسين عليهما السلام مع رسول الله ﷺ يوم القيامة ﴿حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں گے﴾	۱۰۲
۳۶	إستعاذة النبی ﷺ للحسن و الحسين عليهما السلام ﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا﴾	۱۰۵
۳۷	ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة ﴿آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا﴾	۱۰۹

Presented by www.ziaraat.com

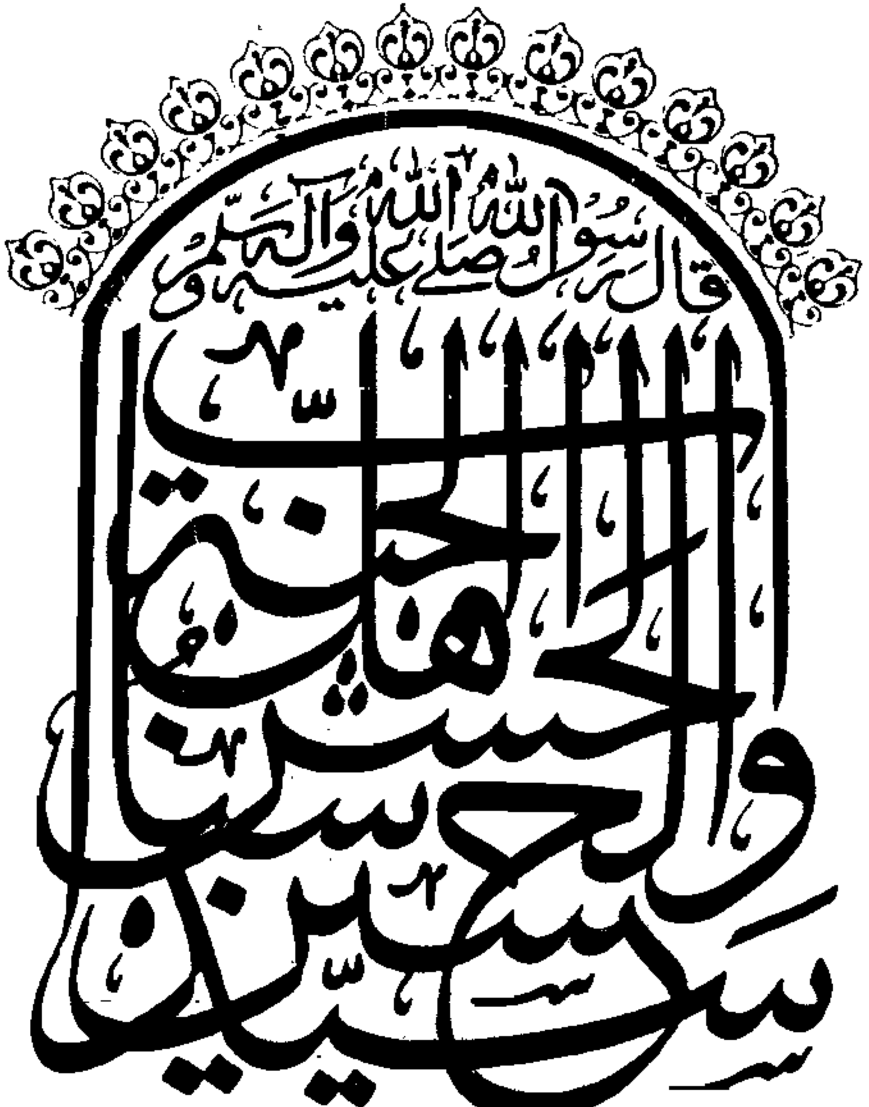

اَلحَسَنُ وَالحُسَینُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهلِ الجَنَّةِ

حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۳۸	تشجیع النبی ﷺ و جبریل ؑ للحسنین علیہما السلام علی المصارعة ﴿حضور ﷺ اور جبرئیل ؑ کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا﴾	۱۱۱
۳۹	کان النبی ﷺ یقبِّلُ الحسن و الحسین علیہما السلام ﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے﴾	۱۱۳
۴۰	ذھب النبی ﷺ للمباھلة و معه الحسن والحسین علیہما السلام ﴿حضور ﷺ مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے﴾	۱۱۶
۞	مآخذ و مراجع	۱۱۹

فصل : ۱

تسمیۃ النبی ﷺ الحسن و الحسین علیہما السلام

﴿حضور ﷺ کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا﴾

۱۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال: لما ولد حسن سماہ حمزۃ، فلما ولد حسین سماہ باسم عمہ جعفر۔ قال: فدعانی رسول اللہ ﷺ و قال: إنی أمرت أن أغیر إسم ھذین۔ فقلت: اللہ و رسولہ أعلم، فسماھما حسنا و حسیناً۔(۱)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔''

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۵۹

۲۔ ابو یعلی، المسند، ۱:۳۸۴، رقم: ۴۹۸

۳۔ حاکم، المستدرک، ۴:۳۰۸، رقم: ۷۷۳۴

۴۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲:۳۵۲، رقم: ۷۳۴

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸:۵۲

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۷:۱۱۶

۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳:۲۴۷

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۳۹۹، رقم: ۱۳۲۳

Presented by www.ziaraat.com

۲۔ عن سلمان ؓ قال: قال النبي ﷺ: سميتهما يعني الحسن والحسين باسم ابني هارون شبرا و شبيرا۔(۲)

"حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔"

۳۔ عن سالم ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: انی سميت ابني هذين حسن و حسين بأسماء ابني هارون شبر و شبير۔(۳)

"حضرت سالم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔"

۴۔ عن عكرمة قال: لما ولدت فاطمة الحسن بن علي جاء ت به الى رسول الله ﷺ فسماه حسنا، فلما ولدت حسينا جاء ت به الى رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذا أحسن من هذا

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۶۳:۶، رقم: ۶۱۶۸
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵۲:۸
۳۔ دیلمی، الفردوس، ۳۳۹:۲، رقم: ۳۵۳۳
۴۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ، ۵۶۳:۲

(۳) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷۷۴:۲، رقم: ۱۳۶۷
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۳۷۹:۶، رقم: ۳۲۱۸۵
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹۷:۳، رقم: ۲۷۷۷

تعني حسينا فشق له من اسمه فسماه حسينا۔(۴)

"حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔"

۵۔ عن جعفر بن محمد عن ابيه أن النبي ﷺ اشتق اسم حسين من حسن و سمى حسنا و حسينا يوم سابعهما۔(۵)

"حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ ﷺ نے دونوں کے نام حسن اور حسین علیہما السلام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔"

۶۔ عن علي بن ابي طالب ؓ قال: لما ولدت فاطمة الحسن جاء النبي ﷺ فقال: أروني ابني ما سميتموه؟ قال: قلت: سميته حربا فقال: بل هو حسن فلما ولدت الحسين جاء رسول الله ﷺ

(۴) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۳۳۵:۴، رقم: ۷۹۸۱
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۱۹:۱۴
۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲۸:۳
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲۴:۶

(۵) ۱۔ محب طبری، ذخائر العقبی، ۱۱۹:۱
۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۸۵:۱، رقم: ۱۴۶

Presented by www.ziaraat.com

فقال: أروني ابني ما سميتموه؟ قال: قلت: سميته حربا قال: بل هو حسين ثم لما ولدت الثالث جاء رسول الله ﷺ قال: أروني ابني ما سميتموه؟ قلت: سميته حربا۔ قال: بل هو محسن۔ ثم قال: إنما سميتهم بأسم ولد هارون شبر و شبير و مشبر۔(٦)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔''

---

(٦) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ١٨٠، رقم: ٤٧٧٣
٢۔ احمد بن حنبل، المسند، ١: ١١٨، رقم: ٩٣٥
٣۔ ابن حبان، الصحیح، ١٥: ٤١٠، رقم: ٦٩٨٥
٤۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٩٦، رقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤
٥۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٨: ٥٢
٦۔ عسقلانی، الاصابہ، ٦: ٢٤٣، رقم: ٨٢٩٦
عسقلانی نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
٧۔ بخاری، الادب المفرد، ١: ٢٨٦، رقم: ٨٢٣

فصل: ٢

الحسن و الحسين من أسماء الجنة حجبهما الله

﴿حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا﴾

٧۔ عن المفضل قال: إن الله حجب اسم الحسن والحسين حتى سمى بهما النبي ﷺ ابنيه الحسن والحسين۔(٧)

''مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔''

٨۔ عن عمران بن سليمان قال: الحسن و الحسين اسمان من أسماء أهل الجنة لم يكونا في الجاهلية۔(٨)

''عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔''

---

(٧) ١۔ نبہانی، الشرف المؤبد: ٢٤٤
٢۔ نووی، تہذیب الأسماء، ١: ١٦٢، رقم: ١١٨
٣۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ٢: ١٣
(٨) ١۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ١: ٦٨، رقم: ٩٩
٢۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ: ١٩٢
٣۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ٢: ٢٥
٤۔ مناوی، فیض القدیر، ١: ١٠٥

Presented by www.ziaraat.com

فصل: ۳

قال النبی ﷺ: الحسن والحسین هما أبنای

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں﴾

۹۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: رأیت رسول الله ﷺ أخذ بید الحسن والحسین و یقول: هذان أبنای۔(۹)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔“

۱۰۔ عن فاطمة سلام الله علیها قالت: أن رسول الله ﷺ أتاها یوما۔ فقال: أین ابنای؟ فقالت: ذهب بهما علی، فتوجه رسول الله ﷺ فوجدهما یلعبان فی مشربة و بین أیدهما فضل من تمر۔ فقال: یا علیّ! ألا تقلب ابنی قبل الحر۔(۱۰)

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے

(۹) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴
۲۔ دیلمی، الفردوس، ۴: ۳۳۶، رقم: ۶۹۷۳
۳۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، ۱: ۷۶۳
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۳
(۱۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۰، رقم: ۴۷۷۴
۲۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۱۰۴، رقم: ۱۹۳

ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“

۱۱۔ عن المسیب بن نجبة قال: قال علیّ بن أبی طالب: قال النبی ﷺ: إن کل نبی اعطی سبعة نجباء أو نقباء، و أعطیت أنا أربعة عشر۔ قلنا: من هم؟ قال: أنا و أبنای و جعفر و حمزة و أبوبکر و عمر و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان والمقداد و حذیفة و عمار و عبد الله بن مسعود۔(۱۱)

”مسیب بن نجبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو

(۱۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۱۲۳، کتاب المناقب، رقم: ۳۷۸۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۴۲، رقم: ۱۲۰۵
۳۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۱۸۹، رقم: ۲۴۴
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۱۵، رقم: ۶۰۴۷
۵۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۲: ۳۱۴
۶۔ طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، ۱: ۲۲۵، رقم: ۷، ۸
۷۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۳: ۱۱۴۰
۸۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۳۹۰
۹۔ ابن احمد خطیب، وسیلۃ الاسلام، ۱: ۷۷

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی ؓ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود ؓ۔''

۱۲۔ عن علی ؓ قال: ان اللہ جعل لکل نبی سبعة نجباء و جعل لنبینا أربعة عشر، منهم: أبوبکر و عمر و علیّ و الحسن والحسین و حمزة و جعفر و أبوذر و عبداللہ بن مسعود و المقداد و عمار و سلمان و حذیفة و بلال۔(۱۲)

''حضرت علی ؓ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے سات نجباء بنائے جبکہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کو چودہ نجیب عطا کئے۔ ان میں ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابوذر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، عمار، سلمان، حذیفہ اور بلال ؓ شامل ہیں۔''

(۱۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۳۸۴، رقم: ۶۹۵۷
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۲۸، رقم: ۲۷۶
۳۔ دارقطنی، العلل، ۳: ۲۶۳، رقم: ۳۹۵
۴۔ ابن جوزی، العلل المتناہیة، ۱: ۲۸۲، رقم: ۴۵۵

''حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

۱۵۔ عن ابی سعید الخدری ؓ فی قوله (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال: نزلت فی خمسة فی رسول اللہ ﷺ و علی و فاطمة والحسن والحسین۔(۱۵)

''حضرت ابوسعید خدری ؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ ان پانچ ہستیوں کے بارے میں نازل ہوئی: حضور نبی اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔''

فائدہ: انہی پانچ ہستیوں کی متذکرہ تخصیص کے باعث عامۃ المسلمین میں ''پنج تن'' کی اِصطلاح مشہور ہے۔ جو شرعاً درست ہے اس میں کوئی مبالغہ یا اعتقادی غلو ہرگز نہیں۔

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، رقم: ۱۳۱۷۰
۶۔ دورقی، مسند سعد، ۱: ۵۱، رقم: ۱۹
۷۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۵
(۱۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۴۵۶
۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۷۵
۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین، ۳: ۳۸۴
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۸
۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۴

الحسن و الحسین علیهما السلام أهل البیت

﴿حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں﴾

۱۳۔ عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله ﷺ جمع فاطمة و حسنا و حسینا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بیتی۔(۱۳)

''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہما السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

۱۴۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال: لما نزلت هذه الایة (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) دعا رسول الله ﷺ: علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال: اللهم هؤلاء اهلی۔(۱۴)

(۱۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۳، رقم: ۲۶۶۳
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۳۰۸، رقم: ۶۹۶
۳۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۲: ۲۶۶
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵
۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۸
۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۶

(۱۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۷۱، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۰۴
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۲۵، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۲۹۹۹
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۸۵، رقم: ۱۶۰۸
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۱۹

فصل : ۵

النبی ﷺ هو عصبتهما و ولیهما و أبوهما

﴿حضور نبی اکرم ﷺ ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں﴾

۱۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: کل بنی انثی فان عصبتهم لأبیهم ما خلا ولد فاطمة، فإنی أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔(۱۶)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔''

۱۷۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول:

(۱۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۴
۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۱۳۹
۴۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹
اس روایت میں بشر بن مہران کو ابن حبان نے '(الثقات، ۸: ۱۴۰)' میں ثقہ شمار کیا ہے۔
۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۴۴، رقم: ۱۳۱۴
۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۲۱

Presented by www.ziaraat.com

كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي و نسبي كل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمه فإني أنا ابوهم و عصبتهم۔(۱۷)

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘

۱۸۔ **عن جابر ﷺ قال:۔ قال رسول الله ﷺ لكل بني أم عصبة ينتمون اليهم إلا إبني فاطمة فأنا و ليهما و عصبتهما۔(۱۸)**

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

(۱۷) ا۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰
۲۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲:۱۴۵، رقم: ۱۳۱۶
۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۶۹
مختصراً یہ روایت درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے:
۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶:۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷:۶۴، رقم: ۱۳۱۷۲
۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۴، رقم: ۲۶۳۳
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴:۲۷۲
(۱۸) ا۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۲:۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۴۴، رقم: ۲۶۳۲
۴۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوی الشرف: ۱۳۰

اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

۱۹۔ **عن فاطمة الكبرى سلام الله عليها قالت: قال رسول الله ﷺ: لكل بني أنثى عصبة ينتمون إليه إلا ولد فاطمة، فأنا وليهم و أنا عصبتهم۔(۱۹)**

’’سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

(۱۹) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۱۲:۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴:۲۲۴
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱:۲۸۵
۵۔ دیلمی، الفردوس، ۳:۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹:۴۸۳
۷۔ عجلونی، کشف الخفا، ۲:۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ٦

إن الحسن و الحسين علیھما السلام خير الناس نسباً

﴿حسنین کریمین علیھما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں﴾

۲۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: أيها الناس! ألا أخبركم بخير الناس جدا و جدة؟ ألا أخبركم بخير الناس عما و عمة؟ ألا أخبركم بخير الناس خالا و خالة؟ ألا أخبركم بخير الناس أباً و أماً؟ هما الحسن و الحسين، جدهما رسول الله، و جدتهما خديجة بنت خويلد، و أمهما فاطمة بنت رسول الله، و أبوهما علی بن أبی طالب، و عمهما جعفر بن أبی طالب، و عمتهما أم هانی بنت أبی طالب، و خالهما القاسم بن رسول الله، و خالاتهما زينب و رقية و أم كلثوم بنات رسول الله، جدهما فی الجنة و أبوهما فی الجنة و أمهما فی الجنة، و عمهما فی الجنة و عمتهما فی الجنة، و خالاتهما فی الجنة، و هما فی الجنة۔(۲۰)

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

(۲۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۶۶، رقم: ۲۶۸۲
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۲۹۸، رقم: ۶۴۶۲
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۹
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۴
۵۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۱۸، رقم: ۳۴۲۷۸
۶۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱:۱۳۰

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔‘‘

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۷

الحسن و الحسین علیهما السلام هما ریحانتای من الدنیا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دُنیا کے پھول ہیں﴾

۲۱۔ عن ابن ابی نعم: سمعت عبدالله ابن عمر رضی الله عنهما و سأله عن المحرم، قال شعبة: أحسبه بقتل الذباب، فقال: أهل العراق یسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول الله ﷺ، و قال النبی ﷺ: هما ریحا نتای من الدنیا۔(۲۱)

''ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔''

(۲۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۱، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۳۵۴۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۸۵، رقم: ۵۵۶۸
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۵، رقم: ۶۹۶۹
۴۔ طیالسی، المسند، ۱: ۲۶۰، رقم: ۱۹۲۷
۵۔ ابونعیم اصبهانی، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۷۰
۶۔ ابونعیم اصبهانی، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۱۶۸
۷۔ بیہقی، المدخل، ۱: ۵۴، رقم: ۱۲۹

۲۲۔ عن عبدالرحمن بن ابی نعم: أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر رضی الله عنهما عن دم البعوض یصیب الثوب؟ فقال ابن عمر رضی الله عنهما: انظروا إلی هذا یسأل عن دم البعوض و قد قتلوا ابن رسول الله ﷺ، و سمعت رسول الله ﷺ یقول: ان الحسن و الحسین هما ریحانتی من الدنیا۔(۲۲)

''حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین علیہ السلام) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔''

۲۳۔ عن أبی أیوب الأنصاری رضی الله عنه قال: دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین علیهما السلام یلعبان بین یدیه أو فی حجره، فقلت: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم أتحبهما؟ فقال: و کیف لا أحبهما

(۲۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۳۴، کتاب الادب، رقم: ۵۶۴۸
۳۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۵۰، رقم: ۸۵۳۰
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۹۳، رقم: ۵۶۷۵
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۱۴، رقم: ۵۹۴۰
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱۰: ۱۰۶، رقم: ۵۷۳۹
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۲۷، رقم: ۲۸۸۴
۸۔ حکمی، معارج القبول، ۳: ۱۲۰۱

Presented by www.ziaraat.com

وهما ریحانتی من الدنیا أشمهما۔(۲۳)

"حضرت ابوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔"

(۲۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴: ۱۵۵، رقم: ۳۹۹۰
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۹۹
۴۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۶: ۳۲
۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۲

فصل: ۸

تأذین النبی ﷺ فی أذن الحسن والحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اَذان کہنا﴾

۲۴۔ عن أبی رافع ؓ: أن النبی ﷺ أذن فی أذن الحسن والحسین علیهما السلام حین ولدا۔(۲۴)

"حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔"

۲۵۔ عن أبی رافع ؓ قال: رأیت رسول الله ﷺ اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلاة۔(۲۵)

(۲۴) ۱۔ رویانی، المسند، ۱: ۴۲۹، رقم: ۷۰۸
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۳۱۳، رقم: ۹۲۶
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۱، رقم: ۲۵۷۹
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۶۰
۵۔ ابن ملقن انصاری، خلاصۃ البدر المنیر، ۲: ۳۹۲، رقم: ۲۷۱۳
۶۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۳۰
۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۱۰۰

(۲۵) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۹۷، کتاب الاضاحی، رقم: ۱۵۱۴
۲۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۲۸، کتاب الادب، رقم: ۵۱۰۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۹۱
۴۔ رویانی، المسند، ۱: ۴۵۵، رقم: ۶۸۲

←

Presented by www.ziaraat.com

"حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدۃ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔"

۲۶۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال: رایت رسول اللہ ﷺ اذن فی اذن الحسین حین ولدتہ فاطمۃ۔ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔(۲۶)

"حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔"

۔۔۔۔ ۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۳۱۵، رقم: ۹۳۱
۶۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴:۳۳۶، رقم: ۷۹۸۶
۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹:۳۰۵
(۲۶) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۹۷، رقم: ۴۸۲۷
حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔
۲۔ عسقلانی، تلخیص الحبیر، ۴:۱۴۹، رقم: ۱۹۸۵
۳۔ ابن ملقن انصاری، خلاصۃ البدر المنیر، ۲:۳۹۱، رقم: ۲۷۱۳
۴۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵:۲۲۹

فصل : ۹

عقیقۃ النبی ﷺ عن الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا﴾

۲۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: أن رسول اللہ ﷺ عق عن الحسن و الحسین کبشاً کبشاً۔(۲۷)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔"

۲۸۔ عن أنس رضی اللہ عنہ: أن النبی ﷺ عق عن الحسن و الحسین بکبشین۔(۲۸)

---

(۲۷) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳:۱۰۷، کتاب الضحایا، رقم: ۲۸۴۱
۲۔ ابن جارود، المنتقی، ۱:۲۲۹، رقم: ۹۱۱۔۱۲
۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹:۳۰۲
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱:۳۱۶، رقم: ۱۱۸۵۶
۵۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۴:۳۱۴
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰:۱۵۱، رقم: ۵۳۰۲
۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴:۹۷
۸۔ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ۱:۳۳۹
۹۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۱:۲۷۶
(۲۸) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۵:۳۲۳، رقم: ۲۹۴۵
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۲۴۶، رقم: ۱۸۷۸

Presented by www.ziaraat.com

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔‘‘

۲۹۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الحسن و الحسین بكبشين كبشين۔(۲۹)

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔‘‘

۳۰۔ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عق عن الحسن و الحسين، عن كل واحد منهما كبشين اثنين مثلين متكافئين۔(۳۰)

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف

.... ۳۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷: ۸۵، رقم: ۲۴۹۰

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۷

۵۔ وادیاشی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۷۰۱

(۲۹) ۱۔ نسائی، السنن، ۷: ۱۶۵، کتاب العقیقہ، رقم: ۴۲۱۹

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۷۶، رقم: ۴۵۴۵

۳۔ سیوطی، تنویر الحوالک، ۱: ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۱

۴۔ زرقانی، شرح الموطا، ۳: ۱۳۰

۵۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۵: ۲۲۷

۶۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۵: ۸۷

۷۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۸

(۳۰) حاکم، المستدرک، ۴: ۲۶۵، رقم: ۷۵۹۰

سے ایک ہی جیسے دو دو دنبے عقیقہ میں ذبح کئے۔‘‘

۳۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا أنها قالت: عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن حسن شاتين و عن حسين شاتين، ذبحهما يوم السابع۔(۳۱)

’’ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔‘‘

۳۲۔ عن علي رضی اللہ عنہ أن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عق عن الحسن و الحسين۔(۳۲)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔‘‘

(۳۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۰، رقم: ۷۹۶۳

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۲: ۱۲۷، رقم: ۵۳۱۱

۴۔ وادیاشی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۳۷، رقم: ۱۷۰۰

۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۲۶۰، رقم: ۱۰۵۶

۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرۃ، ۱: ۸۵، رقم: ۱۴۸

(۳۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹، رقم: ۲۵۷۲

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۵۸

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۱۰

الحسن و الحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبي ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام ...... سراپا شبیہ مصطفیٰ ﷺ تھے﴾

۳۳۔ عن علي رضی الله عنه قال: الحسن أشبه برسول الله ﷺ ما بين الصدر إلى الراس، والحسين أشبه بالنبي ﷺ ما كان أسفل من ذلك۔(۳۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔''

۳۴۔ عن علي رضی الله عنه، قال: من سره أن ينظر الى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه الى وجهه فلينظر إلى الحسن بن عليّ، ومن سره أن ينظر إلى أشبه الناس برسول الله ﷺ ما بين عنقه الى كعبه خلقا و

(۳۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۷۷۴
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۰، رقم: ۶۹۷۴
۴۔ طیالسی، المسند، ۱: ۹۱، رقم: ۱۳۰
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۴، رقم: ۱۳۶۶
۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۲: ۳۹۴، رقم: ۷۸۰، ۷۸۱
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۳، رقم: ۲۲۳۵
۸۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، ۱: ۷۶۳
۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۰

لونا فلينظر إلى الحسين بن علي۔(۳۴)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

۳۵۔ عن انس رضی الله عنه قال: كان الحسن و الحسين أشبههم برسول الله ﷺ۔(۳۵)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔''

۳۶۔ عن محمد بن الضحاک الحزامي قال: كان وجه الحسن بن علي يشبه وجه رسول الله ﷺ و كان جسد الحسين يشبه جسد رسول الله ﷺ۔(۳۶)

''محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی علیہما السلام کا چہرہ مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین علیہ السلام کا جسم مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔''

(۳۴) طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۹۵، رقم: ۲۷۶۸، ۲۷۵۹
(۳۵) عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۷، رقم: ۱۷۲۶
(۳۶) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۲۷

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۱۱

یرث الحسن والحسين علیهما السلام أوصاف النبی ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام ...... وارثانِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۳۷۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ: أنها أتت بالحسن والحسين أباها رسول الله ﷺ في شكوة التي مات فيها، فقالت: تورثهما يا رسول الله شيئاً۔ فقال: أما الحسن فله هيبتي و سؤددي و أما الحسين فله جرأتي و جودي۔(۳۷)

''سیدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم ﷺ کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کے پاس لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔''

(۳۷) ۱۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱:۲۹۹، رقم: ۴۰۸
۲۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵:۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۵
۵۔ شوکانی، درالسحابہ: ۳۱۰
۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۲۹
۷۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ، ۲:۵۲۰

۳۸۔ عن أم أيمن رضی الله عنها قالت: جاءت فاطمة بالحسن و الحسين إلى النبي ﷺ، فقالت: يا نبي الله صلى الله عليك وسلم! انحلهما؟ فقال: نحلت هذا الكبير المهابة والحلم، و نحلت هذا الصغير المحبة والرضى۔(۳۸)

''حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حسنین کریمین علیہما السلام کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو ہیبت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔''

۳۹۔ عن زينب بنت أبي رافع: أتت فاطمة بابنيها إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه، فقالت لرسول الله ﷺ: هذان ابناك فورثهما شيئا۔ قال: أما حسن فان له هيبتي و سؤددي، و أما حسين فإن له جرأتي و جودي۔(۳۹)

''حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں

(۳۸) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴:۲۸۰، رقم: ۶۸۲۹
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳:۶۷۰، رقم: ۳۷۷۱۰
(۳۹) ۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲:۲۹۹، رقم: ۶۱۵
۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷:۶۷۴، رقم: ۱۱۲۳۲
۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۴۰۰

Presented by www.ziaraat.com

سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت و سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرأت و سخاوت کی وراثت۔‘‘

۴۰۔ عن أبی رافع ﷺ قال: جاءت فاطمة بنت رسول الله ﷺ بحسن و حسین إلی رسول الله ﷺ فی مرضه الذی قبض فیه، فقالت: هذان ابناک فورثهما شیئا۔ فقال لها: أما حسن فان له ثباتی و سؤددی، و أما حسین فان له حزامتی و جودی۔(۴۰)

’’حضرت ابو رافع ﷺ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں: یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔‘‘

(۴۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۳۲۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۵

فصل : ۱۲

الحسن و الحسین علیهما السلام سیدا شباب أهل الجنة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾

۴۱۔ عن أبی سعید الخدری ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن و الحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۱)

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

۴۲۔ عن حذیفة ﷺ قال: سألتنی أمی: متی عهدک تعنی

(۴۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۸
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۵۰، رقم: ۸۱۶۹
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۴۱۲، رقم: ۶۹۵۹
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۳، رقم: ۱۱۰۱۲
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۶
۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۳۴۷، رقم: ۲۱۹۰
۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۱۰، رقم: ۵۶۴۴
۸۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۲، رقم: ۴۷۷۸
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۵۱، رقم: ۲۲۲۸
۱۰۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹:۲۰۱)‘ میں اس کے رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے۔
۱۱۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۵:۴۸۹
۱۲۔ نسائی، خصائص علی، ۱:۱۴۲، رقم: ۱۲۹
۱۳۔ حکمی، معارج القبول، ۳:۱۲۰۰

Presented by www.ziaraat.com

بالنبي ﷺ فقلت: ما لي به عهد منذ كذا و كذا، فنالت مني، فقلت لها: دعيني آتي النبي ﷺ فأصلي معه المغرب و أسأله أن يستغفرلي ولک، فأتيت النبي ﷺ، فصليت معه المغرب، فصلى حتى صلى العشاء ثم أنفتل فتبعته فسمع صوتي فقال: من هذا؟ حذيفة! قلت: نعم، قال: ما حاجتک؟ غفر الله لک ولأمک۔ قال: ان هذا ملک لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي و يبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة و أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۲)

”حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی

(۴۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۱
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۱۳، رقم: ۶۹۶۰
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، رقم: ۸۲۹۸
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱، رقم: ۲۳۳۷۷
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۷
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۷، رقم: ۲۶۰۶
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۴۳۹، رقم: ۵۶۳۰
۸۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۱، رقم: ۲۲۲۹
۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۳
۱۰۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ، ۲: ۵۶۰

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم ﷺ گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

۴۳۔ عن علي ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۳)

”حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔“

۴۴۔ عن أنس بن مالک ؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة: أنا و حمزة و علي و جعفر

(۴۳) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۹
۲۔ بزار، المسند، ۳: ۱۰۲، رقم: ۸۸۵
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۶، رقم: ۲۶۰۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

Presented by www.ziaraat.com

والحسن والحسین والمهدی۔(۴۴)

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔''

۴۵۔ عن عمر بن الخطاب ﷺ أن النبی ﷺ قال: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۵)

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

۴۶۔ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۶)

(۴۴) ۱۔ ابن ماجه، السنن، ۲: ۱۳۶۸، کتاب الفتن، رقم: ۴۰۸۷
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۳۳، رقم: ۴۹۴۰
۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین بأصبهان، ۲: ۲۹۰، رقم: ۱۷۷
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۳: ۲۰۴، رقم: ۱۴۵۲
۵۔ دیلمی، الفردوس، ۱: ۵۳، رقم: ۱۴۲
۶۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۷: ۲۸۳، رقم: ۵۴۴
۷۔ مزی، تهذیب الکمال، ۵: ۵۳
(۴۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۵، رقم: ۲۵۹۸
طبرانی نے 'المعجم الاوسط (۵: ۲۴۳، رقم: ۵۲۰۸)' میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۲
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲
(۴۶) ۱۔ ابن ماجه، السنن، ۱: ۴۴، باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ، رقم: ۱۱۸

''حضرت ...
نے فرمایا: حسن ا...

۴۷۔ عن ...
الله ﷺ ی...
الجنة م...

حضور ...
پہلی اور پچھلی تمام امتوں سے

۴۸۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال:
الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة۔(۴۸)

''حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۸۰
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۳
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱: ۲۰، رقم: ۴۸
۵۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶: ۴۷۳
(۴۷) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۱
۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۴)' میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۱۱۸، رقم: ۳۶۶
۴۔ شوکانی، درالسحابة فی مناقب القرابة والصحابة: ۳۰۱
(۴۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۹
۲۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۵۸
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۳۳

Presented by www.ziaraat.com

والحسن والحسين والمهدی۔(۴۴)

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔''

۴۵۔ **عن عمر بن الخطاب ﷺ أن النبی ﷺ قال: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۵)**

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

۴۶۔ **عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۶)**

---

(۴۴) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۳۶۸، کتاب الفتن، رقم: ۴۰۸۷
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳:۲۳۳، رقم: ۴۹۴۰
۳۔ ابن حیان، طبقات المحدثین بأصبهان، ۲:۲۹۰، رقم: ۱۷۷
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۴:۲۰۴، رقم: ۱۴۵۲
۵۔ دیلمی، الفردوس، ۱:۵۳، رقم: ۱۴۲
۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷:۲۸۳، رقم: ۵۴۴
۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵:۵۳
(۴۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۳۵، رقم: ۲۵۹۸
طبرانی نے 'المعجم الاوسط (۵:۲۴۳، رقم: ۵۲۰۸)' میں حضرت اُسامہ بن زید سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۳۲
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۲
(۴۶) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱:۴۴، باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ، رقم: ۱۱۸ ←

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۴۷۔ **عن الحسين بن علی رضی الله عنهما قال سمعت جدی رسول الله ﷺ يقول: لا تسبوا الحسن والحسين، فانهما سيدا شباب أهل الجنة من الأولين والأخرين۔(۴۷)**

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۴۸۔ **عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۸)**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۲، رقم: ۴۷۸۰
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۳۳
۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱:۲۰، رقم: ۴۸
۵۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۶:۴۷۴
(۴۷) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۳۱
۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۱۸۴)' میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱:۱۱۸، رقم: ۳۶۶
۴۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۱
(۴۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۲، رقم: ۴۷۷۹
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵:۵۸
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۳۳

Presented by www.ziaraat.com

اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

۴۹۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فأستاذن الله ﷻ فی زيارتی، فبشرنی أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة۔(۴۹)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

۵۰۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: خير شبابكم الحسن و الحسين۔(۵۰)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔''

(۴۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۳۶، رقم: ۲۶۰۴
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۱۴۶، رقم: ۸۵۱۵
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۳
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶:۳۹۱
۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲:۱۶۷
۶۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۲:۳۲۹
(۵۰) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴:۳۹۱، رقم: ۲۲۸۰
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۱۰۲، رقم: ۳۴۱۹۱
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۶۷

فصل: ۱۳

الحسن و الحسين عليهما السلام طهرهما الله تطهيرا

﴿اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی شانِ عظیم سے نواز دیا﴾

۵۱۔ عن صفية بنت شيبة قالت: قالت عائشة رضی الله عنها: خرج النبی ﷺ غداةً و عليه مرط مرحل من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علی فأدخله، ثم قال: ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت و يطهركم تطهيرا﴾۔(۵۱)

''حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ

(۵۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۸۸۳، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۲۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۷۲، رقم: ۱۱۴۹
۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳:۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲:۱۴۹
۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲:۶، ۷
۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳:۵۲۹
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۴۸۵
۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶:۶۰۵
۱۱۔ مبارک پوری، تحفۃ الأحوذی، ۹:۴۹

Presented by www.ziaraat.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے دراں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر علی علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

۵۲۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول الله ﷺ: ألا! لا يحل هذا المسجد لجنب و لا لحائض إلا لرسول الله و علي و فاطمة و الحسن و الحسين. ألا! قد بينت لكم الأسماء أن لا تضلوا۔(۵۲)

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔''

(۵۲) ۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۵، رقم: ۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۱، رقم: ۳۴۱۸۳
۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۶۶
۴۔ ابن کثیر، فصول من السیرۃ، ۱: ۲۷۳
۵۔ سیوطی، خصائص الکبریٰ، ۲: ۴۲۴

۵۳۔ عن عمر بن أبي سلمة ربيب النبي ﷺ قال: لما نزلت هذه الآية على النبي ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا، فجللهم بكساء، و عليّ خلف ظهره فجلله بكساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔(۵۳)

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ جب ام سلمہ کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

۵۴۔ عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي ﷺ جلل على الحسن و الحسين و علي و فاطمة كساء ثم قال: اللهم هؤلاء اهل بيتي و خاصتي اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔(۵۴)

(۵۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۳۲۰۵
۲۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۸
۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۱۷
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۲۱
(۵۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، کتاب المناقب، رقم: ۳۸۷۱
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۰۴، رقم: ۲۶۶۳۹

←

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی و طہارت سے نواز دے۔''

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۴، رقم: ۲۶۶۸
۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۸
۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵
۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۷

فصل: ۱۴

قال النبي ﷺ: من أحبني فليحب هٰذين

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے﴾

۵۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: من أحبني فليحب هٰذين۔ (۵۵)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

۵۶۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: لما نزلت ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قالوا: يا رسول الله صلی الله عليك وسلم! ومن قرابتک هؤلاء الذين و جبت علينا مودتهم؟ قال: علي و فاطمة و

---

(۵۵) ۱۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰
۲۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۷
۳۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۲: ۴۸، رقم: ۸۸۷
۴۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۶، رقم: ۱۸۳۴
۵۔ شاشی، المسند، ۲: ۱۱۳، رقم: ۶۳۸
۶۔ ابو یعلی، المسند، ۹: ۲۵۰، رقم: ۵۳۶۸
۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹
۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۱۷

Presented by www.ziaraat.com

أبناھما۔(۵۶)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ''فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیرخواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔''

۵۷۔ عن أبی ھریرۃ ﷺ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی الحسن والحسین: من أحبنی فلیحب ھذین۔(۵۷)

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حسن اور حسین علیہما السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔''

۵۸۔ عن زر بن جیش قال: قال النبی ﷺ: من أحبنی فلیحب ھذین۔(۵۸)

''حضرت زر بن جیش ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔''

---

(۵۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۱
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۴۴۴، رقم: ۱۲۲۵۹
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۰۳

(۵۷) ۱۔ طیالسی، المسند، ۱: ۳۲۷، رقم: ۲۰۵۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

(۵۸) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف: ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۴
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۷

فصل: ۱۵

من أحب الحسن والحسین علیھما السلام فقد أحبنی

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی﴾

۵۹۔ عن أبی ھریرۃ ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من أحب الحسن والحسین فقد أحبنی۔(۵۹)

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔''

۶۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ قال للحسن والحسین: من أحبھما فقد أحبنی۔(۶۰)

---

(۵۹) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، ۱: ۵۱، رقم: ۱۴۳
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹: رقم: ۸۱۶۸
۳۔ احمد بن حنبل، المسند ۲: ۲۸۸، رقم: ۷۸۶۳
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۰۲، رقم: ۴۷۹۵
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۵
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱۱: ۷۸، رقم: ۲۶۱۵
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱۱: ۷۸: رقم: ۶۲۱۵
۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۲۴۸، رقم: ۲۱۱
۸۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰، رقم: ۶۵
۹۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۲۱، رقم: ۵۲
۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۱۴۱

(۶۰) ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۱۷، رقم: ۱۸۲۰

←

Presented by www.ziaraat.com

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔‘‘

۶۱۔ عن أبی حازم قال: شهدت حسینا حین مات الحسن و هو یدفع فی قفا سعید بن العاص و هو یقول: تقدم، فلولا السنة ما قدمتک، و سعید امیر علی المدینة یومئذ، قال: فلما صلوا علیه قام أبوهریرة فقال: أتنفسون علی ابن نبیکم تربة یدفنونه فیها، ثم قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: من أحبهما فقد أحبنی۔(۶۱)

’’ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حسن علیہ السلام کی شہادت کے وقت حسین علیہ السلام کے پاس حاضر تھا وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر آگے کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے بڑھو، اگر سنت مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتی تو میں آپ کو آگے نہ کرتا، اور سعید ان دنوں مدینہ کے امیر

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴،۲۵۴

۴۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، ۱: ۷۶۳

ہیثمی نے اس کی اسناد کو درست قرار دیا ہے۔

(۶۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۳: ۴۷۱، رقم: ۶۳۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۱

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۷، رقم: ۴۷۹۹

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۸، رقم: ۶۶۸۵

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۷۶

۶۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۶۰

۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۵۴

تھے۔ جب سب نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اُنہوں نے فرمایا: تم کس دل سے اپنے نبی کے صاحبزادے کو زمین میں دفنا کر ان پر مٹی ڈالو گے اور ساتھ انہوں نے (غم میں ڈوب کر) یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔‘‘

Presented by www.ziaraat.com

فصل: ۱۶

من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه الله

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی﴾

۶۲۔ عن سلمان ؓ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من احبهما أحبني، ومن أحبني أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله الجنة۔(۶۲)

”سلمان فارسی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔“

۶۳۔ عن سلمان ؓ قال: قال رسول الله ﷺ للحسن و الحسين: من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحبه الله، ومن أحبه الله أدخله جنات النعيم۔(۶۳)

”سلمان فارسی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔“

(۶۲) حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶

(۶۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۷

فصل: ۱۷

قال النبي ﷺ: من أحب هٰذين كان معي يوم القيامة

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا﴾

۶۴۔ عن علي بن أبي طالب ؓ: أن رسول الله ﷺ أخذ بيد حسن و حسين، فقال: من أحبني و أحب هٰذين و أباهما و أمهما كان معي في درجتي يوم القيامة۔(۶۴)

”حضرت علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔“

(۶۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۴۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۳۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۵۷۶
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۹۳، رقم: ۱۱۸۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۴
۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۴۵، رقم: ۴۲۱
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۲۸۷، رقم: ۷۲۵۵
۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱: ۱۲۰، رقم: ۲۳۴
۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸
۹۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۵۲۸

Presented by www.ziaraat.com

۶۵۔ عن علیّ ؓ عن النبی ﷺ قال: أنا و فاطمة و حسن و حسین مجتمعون، و من أحبنا یوم القیامة نأکل و نشرب حتی یفرق بین العباد۔(۶۵)

"حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تاآنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔"

۶۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعه: أنا شجرةٌ، و فاطمة حملها، و علی لقاحها، والحسن والحسین ثمرتها، والمحبون أهل البیت ورقها، من الجنة حقاً حقاً۔(۶۶)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔"

(۶۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۷
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴
(۶۶) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵
۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۹

فصل : ۱۸

قال النبی ﷺ: اللهم إنی أحبهما فأحبهما

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر﴾

۶۷۔ عن البراء ؓ قال: أن النبی ﷺ أبصر حسنا و حسینا، فقال: اللهم! إنی أحبهما فاحبهما۔(۶۷)

"حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔"

۶۸۔ عن أبی هریرة ؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔(۶۸)

(۶۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۸۲
۲۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۲
۳۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۱۴۰
ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔
(۶۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۶، رقم: ۹۷۵۸
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۵، رقم: ۱۳۷۱
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۵
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۹، رقم: ۲۶۵۱
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

۶۹۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما: أن النبی ﷺ قال للحسن و الحسین: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔(۶۹)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

۷۰۔ عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنہما قال، قال النبی ﷺ: اللهم! إنی أحبهما فأحبهما و أحب من يحبهما۔(۷۰)

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت

(۶۹) ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۱۷، رقم: ۱۸۲۰
۲۔ بزار نے 'المسند (۸: ۲۵۳، رقم: ۳۳۱۷)' میں اسے ابن قرہ سے بھی روایت کیا ہے۔
۳۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۰)' میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔
۴۔ شوکانی نے بھی 'در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ (ص: ۳۰۵، ۳۰۶)' میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔
(۷۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۹
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۳، رقم: ۶۹۶۷
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۹، رقم: ۲۶۱۸
۴۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۱۳، رقم: ۱۳۲۴

کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔''

۷۱۔ عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم یرویہ عن النبی ﷺ اخذ رسول اللہ ﷺ یوما حسنا و حسینا فجعل هذا علی هذا الفخذ و هذا علی هذا الفخذ، ثم اقبل علی الحسن فقبله ثم اقبل علی الحسین فقبله ثم قال: اللهم! انی أحبهما فأحبهما۔(۷۱)

''عبداللہ بن عثمان بن خثیم حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن حسنین کریمین علیہما السلام کو پکڑ کر اپنی رانوں پر بٹھایا پھر حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا پھر حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا، پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

۷۲۔ عن يعلی بن مرة رضی اللہ عنہ أن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلی رسول اللہ ﷺ، فلما جاء أحدهما جعل يده فی عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخری فی عنقه، فقبّل هذا ثم قبّل هذا، ثم قال: اللهم! إنی أحبهما فأحبهما۔(۷۲)

''یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ

(۷۱) ابن راشد، الجامع، ۱۱: ۱۴۰
(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۲، رقم: ۲۵۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۷۴، رقم: ۷۰۳
۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۵۰، رقم: ۲۶
۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۵

Presented by www.ziaraat.com

نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔"

٧٣۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ يقول: سئل رسول اللہ ﷺ: أی أهل بيتک أحب إليک؟ قال: الحسن و الحسين۔(٧٣)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین۔"

---

(٧٣) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٦٥٧، ابواب المناقب، رقم: ٣٧٧٢
٢۔ ابویعلی، المسند، ٧: ٢٧٤، رقم: ٤٢٩٤
٣۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ٣٠١

فصل: ١٩

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضني

﴿جس نے حسنین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا﴾

٧٤۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضني۔(٧٤)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔"

٧٥۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضني۔(٧٥)

---

(٧٤) ١۔ ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، ١: ٥١، رقم: ١٤٣
٢۔ نسائی، السنن الکبری، ٥: ٤٩: رقم: ٨١٦٨
٣۔ احمد بن حنبل، المسند، ٢: ٢٨٨، رقم: ٧٨٦٣
٤۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٥: ١٠٢، رقم: ٤٧٩٥
٥۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٤٧، رقم: ٢٦٤٥
٦۔ ابویعلی، المسند، ١١: ٧٨، رقم: ٦٢١٥
٧۔ ابن راہویہ، المسند، ١: ٢٤٨، رقم: ٢١١
٨۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ١: ٢٠، رقم: ٦٥
٩۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ١: ٢١، رقم: ٥٢
١٠۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ١: ١٤١

(٧٥) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ٣: ٢٨٤

Presented by www.ziaraat.com

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔"

۷۶۔ عن عبدالله بن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضهما فقد أبغضني۔(۷۶)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔"

(۷۶) ابن عدی، الکامل، ۳:۳۴۴

فصل: ۲۰

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه الله

﴿جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہوگیا﴾

۷۷۔ عن سلمان رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من أبغضهما أبغضني، و من أبغضني أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله النار۔(۷۷)

"سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہوگیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔"

۷۸۔ عن سلمان رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ للحسن و الحسين: من أبغضهما أو بغى عليهما أبغضته، ومن أبغضته أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقيم۔ (۷۸)

"سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و

(۷۷) حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۱، رقم: ۴۷۷۶
(۷۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۰، رقم: ۲۶۵۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۱
۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ۳۰۷

Presented by www.ziaraat.com

حسنین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔"

فصل : ۲۱

قال النبی ﷺ: اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ﴾

۷۹۔ عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: جاءت فاطمة بنت النبی ﷺ إلی رسول الله ﷺ متورکة الحسن و الحسین، في يدها برمة للحسن فيها سخين حتی أتت بها النبی ﷺ فلما وضعتها قدامه، قال لها: أين أبو الحسن؟ قالت: في البيت۔ فدعاه، فجلس النبی ﷺ و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسين يأكلون، قالت أم سلمة رضی الله عنها: وما سامني النبی ﷺ وما أكل طعاما قط إلا و أنا عنده إلا سامنيه قبل ذلک اليوم، تعني سامني دعاني إليه، فلما فرغ التف عليهم بثوبه ثم قال: اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم۔(۷۹)

"اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور ﷺ کے سامنے

(۷۹) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۱۲: ۳۸۳، رقم: ۶۹۱۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۶
۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۱۴۹، رقم: ۳۹۶

Presented by www.ziaraat.com

لا کے رکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: گھر میں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔''

فصل: ۲۲

النبی ﷺ حرب لمن حارب الحسن و الحسین علیہما السلام

﴿جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور ﷺ نے اعلان جنگ فرما دیا﴾

۸۰۔ **عن زید بن أرقم رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال لعليّ و فاطمة و الحسن و الحسین رضي الله عنهم: أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سالمتم۔** (۸۰)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس

---

(۸۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۸۷۰
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۴۵
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۱
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۴
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹-۳۰
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۵۰۳۰-۳۱
۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۱۰۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۴
۱۱۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵
۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۲

Presented by www.ziaraat.com

سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔''

۸۱۔ عن زيد بن ارقم ؓ ان النبي ﷺ قال لفاطمة و الحسن و الحسين: أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم۔(۸۱)

''حضرت زید بن ارقم ؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم (تینوں) سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔''

۸۲۔ عن أبي هريرة ؓ قال: نظر النبي ﷺ إلى علي و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال: أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم۔(۸۲)

(۸۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷
۴۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴
۶۔ محاملی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲
۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰
(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰
۳۔ حاکم نے 'المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳)' میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس میں کوئی جرح نہیں کی۔
←

''حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔''

۸۳۔ عن أبي بكر الصديق ؓ قال: رأيت رسول الله ﷺ خيم خيمة و هو متكئ على قوس عربية و في الخيمة علي و فاطمة والحسن والحسين فقال: معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم و ولي لمن والاهم لا يحبهم إلا سعيد الجد طيب المولد و لا يبغضهم إلا شقي الجد رديُ الولادة۔(۸۳)

''حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ ﷺ ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح

...... ۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷
۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲
۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷۔۵۸
۸۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)' میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان میں اختلاف ہے جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔
(۸۳) محب طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، ۳: ۱۵۴

Presented by www.ziaraat.com

ہوگی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہوگی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہوگی، ان سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔''

فصل: ۲۳

قال النبي ﷺ: بأبي و أمي أنتما

﴿حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان﴾

۸۴۔ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: كنا حول النبي ﷺ فجاء ت ام ايمن فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! لقد ضل الحسن و الحسين، قال: و ذلک راد النهار يقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول الله ﷺ: ''قوموا فاطلبوا ابنی۔'' قال: و اخذ كل رجل تجاه وجهه و اخذت نحو النبي ﷺ فلم يزل حتى اتى سفح جبل و إذا الحسن و الحسين ملتزق كل واحد منهما صاحبه، و إذا شجاع قائم على ذنبه يخرج من فيه شه النار، فاسرع اليه رسول الله ﷺ، فالتفت مخاطبا لرسول الله ﷺ، ثم انساب فدخل بعض الأحجرة، ثم اتاهما فافرق بينهما و مسح وجههما و قال: بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما على الله۔(۸۴)

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو

(۸۴) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۶۵، رقم: ۲۶۷۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۲
۳۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۹

Presented by www.ziaraat.com

تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔"

۸۵۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: كان النبي ﷺ يصلي و الحسن و الحسين على ظهره، فباعدهما الناس، و قال النبي ﷺ دعوهما بأبي هما و أمي۔(۸۵)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔"

---

(۸۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۴
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۲۶، رقم: ۶۹۷۰
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۷۴
۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۳

فصل: ۲۴

فزع النبی ﷺ ببکاء الحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور ﷺ پریشان ہو گئے﴾

۸۶۔ عن يحيى بن أبي كثير: أن النبي ﷺ سمع بكاء الحسن و الحسين، فقام فزعا، فقال: إن الولد لفتنة لقد قمت إليهما و ما أعقل۔(۸۶)

"یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن و حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔"

۸۷۔ عن يزيد بن أبي زياد قال: خرج النبي ﷺ من بيت عائشة فمر على فاطمة فسمع حسينا يبكي، فقال: ألم تعلمي أن بكاءه يؤذيني۔(۸۷)

"یزید بن ابو زیاد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔"

---

(۸۶) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۹، رقم: ۳۲۱۸۶
(۸۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۱۱۶، رقم: ۲۸۴۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱
۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۸۴

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۲۵

نزل النبي ﷺ من المنبر للحسن و الحسين علیھما السلام

﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیھما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے﴾

۸۸۔ عن أبي بريدة رضی اللہ عنہ يقول: كان رسول الله ﷺ يخطبنا إذ جاء الحسن و الحسين علیھما السلام، عليهما قميصان أحمران يمشيان و يعثران، فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما و وضعهما بين يديه، ثم قال: صدق الله: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فنظرت إلى هذين الصبيين يمشيان و يعثران، فلم أصبر حتى قطعت حديثي و رفعتهما۔(۸۸)

(۸۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶۵۸:۵، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۴
۲۔ نسائی، السنن، ۱۹۲:۳، کتاب صلاۃ العیدین، رقم: ۱۸۸۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳۴۵:۵
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷۷۰:۲، رقم: ۱۳۵۸
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۴۰۳:۱۳، رقم: ۶۰۳۹
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲۱۸:۳، رقم: ۵۶۱۰
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۵۵۲:۱، رقم: ۲۲۳۰
۸۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۴۳:۱۸
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳۷۷:۴
۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۴۰۳:۶
۱۱۔ ابن جوزی، التحقیق، ۵۰۵:۱، رقم: ۸۰۵

’’حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیھما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغرسنی کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے: ﴿بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔﴾ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ٢٦

الحسن و الحسين عليهما السلام كانا يمصّان لسان النبي ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوستے تھے﴾

٨٩۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه فقال: أشهد لخرجنا مع رسول الله ﷺ حتى إذا كنا ببعض الطريق سمع رسول الله ﷺ صوت الحسن و الحسين، و هما يبكيان و هما مع أمهما، فأسرع السير حتى أتاهما، فسمعته يقول لها: ما شأن ابنيّ؟ فقالت: العطش قال: فاخلف رسول الله ﷺ الى شنة يبتغي فيها ماء، و كان الماء يومئذ أغدارا، و الناس يريدون الماء، فنادى: هل أحد منكم معه ماء؟ فلم يبق أحد الا أخلف بيده الى كلابه يبتغي الماء في شنة، فلم يجد أحد منهم قطرة، فقال رسول الله ﷺ: ناولينى أحدهما، فناولته اياه من تحت الخدر، فأخذه فضمه الى صدره و هو يطغو ما يسكت، فأدلع له لسانه فجعل يمصه حتى هدأ أو سكن، فلم أسمع له بكاء، و الآخر يبكي كما هو ما يسكت فقال: ناولينى الآخر، فناولته اياه ففعل به كذلك، فسكتا فما أسمع لهما صوتا۔(٨٩)

(٨٩) ١۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٥٠، رقم: ٢٦٥٦
٢۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٨١
ہیثمی نے اس کے رواۃ ثقہ قرار دیئے ہیں۔
٣۔ مزی، تہذیب الکمال، ٦: ٢٣١

←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ ﷺ اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم ﷺ پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاؤوں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دیں اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور ﷺ نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور ﷺ کے حوالے کر دیا حضور ﷺ نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔‘‘

٤۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ١٣: ٢٢١
٥۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ٢: ٢٩٨
٦۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ: ٣٠٦
٧۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ١: ١٠٦

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۲۷

الحسن والحسین علیہما السلام کانا یلعبان علی بطن النبی ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے﴾

۹۰۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه قال: دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین یلعبان علی بطنه، فقلت: یا رسول الله ﷺ! أتحبهما؟ فقال: و مالی لا أحبهما و هما ریحانتای۔(۹۰)

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔''

۹۱۔ عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: دخلت أو ربما دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین یتقلبان علی بطنه، قال: و یقول: ریحانتی من هذه الأمة۔(۹۱)

(۹۰) ۱۔ بزار، المسند، ۳: ۲۸۷، رقم: ۱۰۷۹
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
۳۔ شوکانی، در السحابہ: ۳۰۷
ہیثمی نے اس کے رواۃ صحیح قرار دیئے ہیں۔

(۹۱) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹، رقم: ۸۱۶۷
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۲۹

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔''

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۲۸

ركب الحسن والحسين عليهما السلام على ظهر النبی ﷺ خلال الصلوة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے﴾

۹۲۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: كنا نصلی مع رسول الله ﷺ العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رفيقا و يضعهما على الأرض، فإذا عاد، عادا حتى قضی صلاته، أقعدهما على فخذيه۔(۹۲)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین

(۹۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۱، رقم: ۲۶۵۹
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶: ۸۱، رقم: ۱۶۱۵
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶
۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸
۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۱۲۴
۹۔ سیوطی، الخصائص الکبری، ۲: ۱۳۶
۱۰۔ ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ۶: ۱۵۲

علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔“

۹۳۔ عن زر بن حبيش رضی الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ ذات يوم يصلی بالناس فأقبل الحسن و الحسين عليهما السلام و هما غلامان، فجعلا يتوثبان على ظهره إذا سجد فأقبل الناس عليهما ينحيانهما عن ذلك، قال: دعوهما بأبی و أمی۔(۹۳)

”زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو وہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو...... یعنی سوار ہونے دو۔“

۹۴۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: كان النبی ﷺ يصلی فإذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فإذا أرادوا أن يمنعوهما أشار إليهم أن دعوهما، فلما صلى وضعهما فی حجره۔(۹۴)

(۹۳) بیہقی، السنن الکبری، ۲: ۲۶۳، رقم: ۳۲۳۷
(۹۴) ۱۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۵۰، رقم: ۸۱۷۰
۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۱
۳۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۳۲

Presented by www.ziaraat.com

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔"

۹۵۔ عن البراء بن عازب ؓ قال: کان النبی ﷺ یصلی فجاء الحسن و الحسین علیہما السلام (أو أحدهما)، فرکب علی ظهره فکان إذا سجد رفع رأسه أخذ بیده فأمسکه أو أمسکهما، ثم قال: نعم المطیة مطیتکما۔(۹۵)

"حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز پڑھاتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آ کر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ ﷺ ان کو تھام لیتے، پھر آپ ﷺ فرماتے: تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔"

۹۶۔ عن أنس بن مالک ؓ قال: کتب النبی ﷺ لرجل عهدا فدخل الرجل یسلم علی النبی ﷺ یصلی، فرأی الحسن والحسین یرکبان علی عنقه مرة و یرکبان علی ظهره مرة و یمران بین یدیه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل: ما یقطعان الصلاة؟ فغضب النبی ﷺ فقال: ناولني عهدک۔ فأخذه فمزقه، ثم قال: من لم یرحم صغیرنا و لم یؤقر کبیرنا فلیس منا ولا أنا منه۔(۹۶)

(۹۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۰۵، رقم: ۳۹۸۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲
(۹۶) محب طبری، ذخائر العقبیٰ، ۱: ۱۳۲

"حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کو عہد نامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ ﷺ کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ ﷺ کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ ﷺ کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا: کیا وہ دونوں آپ ﷺ کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے جلال میں آ کر فرمایا: مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ ﷺ نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔"

۹۷۔ عن بن عباس رضی اللہ عنهما قال: صلی رسول اللہ ﷺ صلاة العصر، فلما کان في الرابعة أقبل الحسن والحسین حتی رکبا علی ظهر رسول اللہ ﷺ، فلما سلم وضعهما بین یدیه و أقبل الحسن فحمل رسول اللہ ﷺ الحسن علی عاتقه الأیمن والحسین علی عاتقه الأیسر۔(۹۷)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ عصر ادا کی جب آپ ﷺ چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن ؓ کے آگے آنے پر آپ ﷺ نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین ؓ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔"

(۹۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۸، رقم: ۶۴۶۲
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۲
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۲۹

قال النبی ﷺ للحسنین: نعم الراکبان هما

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا: یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں﴾

۹۸۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: خرج علینا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسین هذا علی عاتقه و هذا علی عاتقه۔ (۹۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر حسین علیہ السلام سوار تھے۔''

۹۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: رأیت الحسن والحسین علیهما السلام علی عاتقی النبی ﷺ، فقلت: نعم الفرس تحتکما۔ قال: و نعم

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۰، رقم: ۹۶۷۱
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷
حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷۷، رقم: ۱۳۷۶
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۹
۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۲۲۸
۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲: ۷۱
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۳۲
ہیثمی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

الفارسان هما۔ (۹۹)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم ﷺ کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔''

۱۰۰۔ عن سلمان رضی الله عنه قال: کنا حول النبی ﷺ فجاء ت أم أیمن فقالت: یا رسول الله لقد ضل الحسن و الحسین علیهما السلام قال: و ذلک راد النهار یقول ارتفاع النهار۔ فقال رسول الله ﷺ: قوموا فاطلبوا ابنی۔ قال: و أخذ کل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبی ﷺ فلم یزل حتی أتی سفح جبل و اذا الحسن والحسین علیهما السلام ملتزق کل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم علی ذنبه یخرج من فیه شه النار، فأسرع الیه رسول الله ﷺ فالتفت مخاطبا لرسول الله ﷺ ثم انساب فدخل بعض الأحجرة ثم أتاهما فأفرق بینهما و مسح وجههما و قال: بأبی و أمی أنتما ما أکرمکما علی الله ثم حمل أحدهما علی عاتقه الأیمن والآخر علی عاتقه الأیسر فقلت: طوباکما نعم المطیة مطیتکما فقال رسول الله ﷺ: و نعم الراکبان هما۔ (۱۰۰)

(۹۹) ۱۔ بزار، المسند، ۱: ۴۱۸
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
ہیثمی نے ابو یعلی کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔
۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۲۶۳، رقم: ۱۶۷۲
۴۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۸
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۲: ۳۶۲
(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۶۵، رقم: ۲۶۷۷

←

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور ﷺ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ ﷺ ان (حسنین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اُٹھالیا۔ میں نے عرض کیا: تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔''

۱۰۱۔ عن أبی جعفر رضی اللہ عنہ قال: مر رسول اللہ ﷺ بالحسن و الحسین علیہما السلام و ہو حاملہما علی مجلس من مجالس الأنصار، فقالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! نعمت المطیۃ قال: و نعم الراکبان۔(۱۰۱)

—— ۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

۳۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۳۰۹

(۱۰۱) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۰، رقم: ۳۲۱۸۵

''حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔''

۱۰۲۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخلت علی النبی ﷺ و ہو یمشی علی أربعۃ، و علی ظہرہ الحسن و الحسین علیہما السلام، و ہو یقول: نعم الجمل جملکما، و نعم العدلان أنتما۔(۱۰۲)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔''

۱۰۳۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: وقف رسول اللہ ﷺ علی بیت فاطمۃ فسلم، فخرج إلیہ الحسن و الحسین علیہما السلام، فقال لہ رسول اللہ ﷺ: ارق بأبیک أنت عین بقۃ و أخذ بأصبعیہ فرقی علی عاتقہ،

(۱۰۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۲، رقم: ۲۶۶۱

۲۔ صیداوی، معجم الشیوخ، ۱: ۲۶۶، رقم: ۲۲۷

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۲

۴۔ رامہرمزی، امثال الحدیث: ۱۲۸ رقم: ۹۸

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶

۶۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۲: ۱۰۹

۷۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۱۳۲

Presented by www.ziaraat.com

ثم خرج الآخر الحسن او الحسین مرتفعة احدی عینیه، فقال له رسول الله ﷺ: مرحبا بک ارق بأبیک انت عین البقة و اخذ باصبعیه فاستوی علی عاتقه الآخر۔(۱۰۳)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔"

(۱۰۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۹، رقم: ۲۶۵۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۰

فصل: ۳۰

کان یُطیل النبی ﷺ السجود للحسن و الحسین علیہما السلام

﴿حضور اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے﴾

۱۰۴۔ عن أنس ؓ قال: کان رسول الله ﷺ یسجد فیجیء الحسن أو الحسین فیرکب علی ظهره فیطیل السجود۔ فیقال: یا نبی الله! أطلت السجود، فیقول: ارتحلنی ابنی فکرهت أن أعجله۔(۱۰۴)

"حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ ﷺ کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ ﷺ سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔"

۱۰۵۔ عن عبدالله بن شداد عن أبیه قال: خرج علینا رسول الله ﷺ فی احدی صلاتی العشاء و هو حامل حسناً أو حسیناً فتقدم رسول الله ﷺ فوضعه ثم کبر للصلاة فصلی، فسجد بین ظهرانی صلاته سجدة أطالها۔ قال أبی: فرفعت رأسی و اذا الصبی علی ظهر رسول الله ﷺ و هو ساجد فرجعت الی سجودی، فلما قضی رسول الله ﷺ الصلاة، قال الناس: یا رسول الله انک سجدت بین ظهرانی

(۱۰۴) ۱۔ ابو یعلی، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۳۴۲۸
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱

Presented by www.ziaraat.com

صلاتک سجدة أطلتها حتی ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه یوحی إلیک۔ قال: ذلک لم یکن ولکن ابنی ارتحلنی فکرهت أن أعجله حتی یقضی حاجته۔(۱۰۵)

عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

(۱۰۵) ۱۔ نسائی، السنن، ۲:۲۲۹، کتاب التطبیق، رقم: ۱۱۴۱
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۴۹۳
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۸۰، رقم: ۳۲۱۹۱
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷:۲۷۰، رقم: ۷۱۰۷
۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۲:۱۸۸، رقم: ۹۳۴
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲:۲۶۳، رقم: ۳۲۳۶
۷۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۱، رقم: ۴۷۷۵
۸۔ ابن موسیٰ، معتصر المختصر، ۱:۱۰۲
۹۔ ابن حزم، المحلی، ۳:۹۰
۱۰۔ عسقلانی، تہذیب التھذیب، ۲:۲۹۹

فصل: ۳۱

کان النبی ﷺ یضمّ الحسن والحسین علیهما السلام إلیه تحت ثوبه

﴿حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے﴾

۱۰۶۔ عن أسامة بن زید رضی اللہ عنهما قال: طرقت النبی ﷺ ذات لیلة فی بعض الحاجة فخرج النبی ﷺ وهو مشتمل علی شیٔ لا أدری ما هو فلما فرغت من حاجتی قلت: ما هذا الذی أنت مشتمل علیه؟ قال: فکشفه فإذا حسن و حسین علی و رکیه فقال: هذان ابنای۔(۱۰۶)

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ ﷺ سے چمٹے

(۱۰۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۵۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۶۹
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۱۴۹، رقم: ۸۵۲۴
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۴۲۳، رقم: ۶۹۶۷

←

Presented by www.ziaraat.com

ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔‘‘

۱۰۷۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول: کان رسول اللہ ﷺ یقول لفاطمة: أدعی أبني فیشمھما و یضمھما إلیه۔(۱۰۷)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیها سے فرمایا کرتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینۂ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔‘‘

۴۔ بزار، المسند، ۷:۳۱، رقم: ۲۵۸۰

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۲

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۴:۹۴، رقم: ۱۳۰۷

۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱:۵۵۲، رقم: ۲۲۳۳

۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ، ۲:۴۰۴

(۱۰۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲

۲۔ ابویعلی، المسند، ۷:۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱:۱۲۱

فصل: ۳۲

أوّل من یدخل [illegible] والحسین [illegible] علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیهما السلام ہیں [illegible]

۱۰۸۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال: أخبرني رسول اللہ ﷺ: ان أول من یدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسین۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائکم۔(۱۰۸)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے۔‘‘

۱۰۹۔ عن علیّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: شکوت الی رسول اللہ ﷺ

---

(۱۰۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲:۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقۃ (۲:۴۴۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔

۵۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱:۱۲۳

Presented by www.ziaraat.com

ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔‘‘

۱۰۷۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ يقول: کان رسول الله ﷺ يقول لفاطمة: أدعي أبني فيشمهما و يضمهما إليه۔(۱۰۷)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینۂ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔‘‘

۴۔ بزار، المسند، ۷: ۳۱، رقم: ۲۵۸۰
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۸۲
۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۴: ۹۴، رقم: ۱۳۰۷
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۴
۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقۃ، ۲: ۴۰۴

(۱۰۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۵۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۷۲
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۷: ۲۷۴، رقم: ۴۲۹۴
۳۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۲۱

فصل: ۳۲

أوّل من يدخل الجنة مع النبی ﷺ هو الحسن و الحسين عليهما السلام

﴿حضور ﷺ کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں﴾

۱۰۸۔ عن علي رضی اللہ عنہ قال: أخبرني رسول الله ﷺ: ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: يا رسول الله صلی الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔(۱۰۸)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے۔‘‘

۱۰۹۔ عن عليّ بن أبي طالب رضی اللہ عنہ قال: شكوت الی رسول الله ﷺ

---

(۱۰۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۷۳
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶
۴۔ ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقۃ (۲: ۴۴۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔
۵۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱: ۱۲۳

Presented by www.ziaraat.com

حسد الناس ایای، فقال: أما ترضی أن تکون رابع اربعة أول من یدخل الجنة: أنا و أنت و الحسن و الحسین۔(۱۰۹)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔''

(۱۰۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۶۲۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۳۱۹، رقم: ۹۵۰
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، ۲۶۲۴
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۳۱، ۱۷۴
۵۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۶: ۲۲
۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱: ۹۰
۷۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۴۶۶

فصل: ۳۳

تزیین اللہ عزوجل الجنة بالحسن و الحسین علیهما السلام

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا﴾

۱۱۰۔ عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ ﷺ قال: الحسن و الحسین شنفا العرش و لیسا بمعلقین، و إن النبی ﷺ قال: إذا استقر أهل الجنة فی الجنة، قالت الجنة: یا رب! وعدتنی أن تزیننی برکنین من أرکانک! قال: أولم أزینک بالحسن و الحسین؟(۱۱۰)

''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا

(۱۱۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۱۰۸، رقم: ۳۳۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۴
۳۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۱: ۲۷۸
۴۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۱: ۲۵۷، رقم: ۸۰۴
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲: ۲۳۹، رقم: ۶۹۷
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۲۲۸
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۴۱۵
۸۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۵۶۲

Presented by www.ziaraat.com

تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔‘‘

۱۱۱۔ عن أنس ﷺ قال: قال رسول اللہ ﷺ: فخرت الجنة على النار فقالت: أنا خير منک، فقالت النار: بل أنا خير منک، فقالت لها الجنة إستفهاما: و ممه؟ قالت: لأن فى الجبابرة و نمرود و فرعون فاسكتت، فأوحى الله اليها: لا تخضعين، لأزينن ركنيك بالحسن و الحسين، فماست كما تميس العروس فى خدرها۔(۱۱۱)

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔‘‘

(۱۱۱) ا۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۴۸، رقم: ۷۱۲۰

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۸۴

اس حدیث کے ایک راوی ’’عباد بن صہیب‘‘ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اھوازی نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم النبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

ا۔ ابن شاہین، تاریخ اسماء الثقات، ۱:۱۷۱

۲۔ ذہبی، المغنی فی الضعفاء، ۱:۳۲۶

۳۔ ابن عدی، الکامل، ۴:۳۴۷

۱۱۲۔ عن العباس بن زريع الأزدى عن أبيه مرفوعا، قال: قالت الجنة: يا رب! حسنتنى فحسن أركانى، قال: قد حسنت أركانک بالحسن و الحسين۔(۱۱۲)

’’حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیھما السلام کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔‘‘

(۱۱۲) ا۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۶:۲۳۱، رقم: ۸۴۸

۲۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۷:۱۵۷، رقم: ۹۴۵۸

۳۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۱:۲۸۷

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۳۴

یکون الحسن و الحسین علیہما السلام فی قبة تحت العرش یوم القیامة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے﴾

۱۱۳۔ **عن أبی موسی الأشعری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: أنا و علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القیامة فی قبة تحت العرش۔(۱۱۳)**

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔''

۱۱۴۔ **عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة و علیا و الحسن و الحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن۔(۱۱۴)**

(۱۱۳) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۰، رقم: ۳۴۱۷۷
۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲: ۹۴
۴۔ زرقانی، شرح المؤطا، ۴: ۴۴۳

(۱۱۴) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۶۱
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۷

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہو گا۔''

۱۱۵۔ **عن علیّ رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: فی الجنة درجة تدعی الوسیلة؟ فإذا سألتم الله فسلوا لی الوسیلة؟ قالوا: یا رسول الله! من یسکن معک؟ قال: علیّ و فاطمة و الحسن و الحسین۔(۱۱۵)**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور حسین و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔''

(۱۱۵) ۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۵
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۳، رقم: ۳۴۱۹۵

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۳۵

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام مع رسول الله ﷺ يوم القيامة

﴿حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور ﷺ کے ساتھ رہیں گے﴾

۱۱۶۔ عن علی ؓ قال: دخل علي رسول الله ﷺ و انا نائم علی المنامة فاستسقى الحسن او الحسين قال فقام النبی ﷺ الی شاة لنا بكي فحلبها فدرت فجاء ه الحسن فنحاه النبی ﷺ فقالت فاطمة: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! كانه احبهما اليک قال: لا ولكنه استسقی قبله، ثم قال: إنی و اياک و هذين و هذا الراقد فی مكان واحد يوم القيامة۔(۱۱۶)

''حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی

(۱۱۶) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۱۰۱، رقم: ۷۹۲
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۸
۳۔ شیبانی، السنۃ، ۲:۵۹۸، رقم: ۱۳۲۲
۴۔ بزار، المسند، ۳:۳۰، رقم: ۷۷۹
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۷۰
۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۶۹۲، رقم: ۱۱۸۳
۷۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۲۵

ایک) نے پانی مانگا۔ آپ ﷺ ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا: میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی ؓ کیونکہ وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔''

۱۱۷۔ عن أبی سعيد الخدری ؓ قال: ان النبی ﷺ دخل علی فاطمة رضی الله عنها فقال: أنی و اياک و هذا النائم...... يعنی عليا...... و هما...... يعنی الحسن و الحسين...... لفی مكان واحد يوم القيامة۔(۱۱۷)

''حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔''

۱۱۸۔ عن أبی فاختة ؓ قال: كان النبی ﷺ و علی و فاطمة و الحسن و الحسين فی بيت فاستسقی الحسن، فقام رسول الله ﷺ

(۱۱۷) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۴۷، رقم: ۴۶۶۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۴۰۵، رقم: ۱۰۱۶
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۷۱
حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

فی جوف اللیل، فسقاه، فسأله الحسین فأبی أن یسقیه، فقیل: یا رسول الله صلی الله علیک وسلم! کأن حسنا أحب الیک من حسین؟ قال: لا ولکنه استسقانی قبله، ثم قال النبی ﷺ: یا فاطمة! أنا و انت و هذین و هذا الراقد (لعلی) فی مقام واحد یوم القیامة۔(۱۱۸)

''حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین ﷢ گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے آدھی رات کو اُٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور ﷺ حضرت حسن علیہ السلام کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین علیہ السلام نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور ﷺ نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین علیہ السلام ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور ﷺ اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔''

(۱۱۸) ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۳: ۲۲۷، رقم: ۳۲۰۳

فصل: ۳۶

إستعاذة النبی ﷺ للحسن و الحسین علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا﴾

۱۱۹۔ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: کان النبی ﷺ یعوذ الحسن و الحسین، و یقول: إن أباکما کان یعوذ بها إسماعیل و إسحاق: أعوذ بکلمات الله التامة من کل شیطان وهامة و من کل عین لامة۔(۱۱۹)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔''

۱۲۰۔ عن علی ﷛ قال: کان النبی ﷺ یعوذ حسنا و حسینا، فیقول: أعیذکما بکلمات الله التامات من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة۔ قال: و قال النبی ﷺ: عوذوا بها أبنائکم، فإن إبراهیم کان یعوذ بها ابنیه إسماعیل و إسحاق۔(۱۲۰)

(۱۱۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۳۳، کتاب الانبیاء، رقم: ۳۱۹۱
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۱۶۴، کتاب الطب، رقم: ۳۵۲۵

(۱۲۰) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴: ۳۳۶، رقم: ۷۹۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۷۹
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵: ۱۱۳

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیھما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے: میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ ﷺ نے (امت کیلئے بھی) فرمایا: تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیھما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔''

۱۲۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما، **قال کان النبی ﷺ یعوذ الحسن و الحسین: أعیذکما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة۔ ثم یقول: کان أبوکم یعوذ بهما إسماعیل و إسحاق۔(۱۲۱)**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن و حسین علیھما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے: میں

(۱۲۱) ا۔ ابوداؤد، السنن، ۴:۲۳۵، کتاب السنة، رقم: ۴۷۳۷

۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۶:۲۵۰، رقم: ۱۰۸۴۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۲۳۶، رقم: ۲۱۱۲

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۳:۲۹۱، رقم: ۱۰۱۲

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۳، رقم: ۴۷۸۱

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۵:۴۷، رقم: ۲۳۵۷۷

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱:۳۶، رقم: ۴

۸۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵:۱۰۱، رقم: ۴۷۹۳

۹۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲:۳۱، رقم: ۷۴۷

۱۰۔ بخاری، خلق افعال العباد، ۱:۹۷

۱۱۔ ابن جوزی، تلبیس ابلیس، ۱:۴۸

تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے: تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیھما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔''

۱۲۲۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما **قال: کنا جلوسا مع رسول اللہ ﷺ إذ مر به الحسن و الحسین و هما صبیان، فقال: هاتوا ابنی اعوذ هما بما عوذ به إبراهیم إبنیه إسماعیل و إسحاق، قال: أعیذکما بکلمات اللہ التامة من کل عین لامة و من کل شیطان و هامة۔(۱۲۲)**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیھما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیھم السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالٰی کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

۱۲۳۔ عن زید بن أرقم ﷺ قال: إنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:

(۱۲۲) ا۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۷۲، رقم: ۹۹۸۴

۲۔ بزار، المسند، ۴:۳۰۴، رقم: ۱۴۸۳

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۴

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵:۱۱۳

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۸۷

Presented by www.ziaraat.com

اللهم! أستودعكهما و صالح المؤمنين يعنى الحسن و الحسين۔(۱۲۳)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔''

(۱۲۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۸۵، رقم: ۵۰۳۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۹۴
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۹، رقم: ۳۴۲۸۱

فصل: ۳۷

ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة

﴿آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا﴾

۱۲۴۔ عن أبي هريرة رضی الله عنه قال: كنا نصلي مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه أخذاً رفيقاً و يضعهما على الأرض، فإذا عاد، عادا حتى قضى صلاته، أقعدهما على فخذيه، قال: فقمت إليه، فقلت: يا رسول الله ! أردهما فبرقت برقة، فقال: لهما: الحقا بأمكما، قال: فمكث ضوئها حتى دخلا۔(۱۲۴)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے

(۱۲۴) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۳، رقم: ۱۰۶۶۹
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۱، رقم: ۲۶۵۹
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۸۳، رقم: ۴۷۸۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۸۱
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۶: ۸۱، رقم: ۱۶۱۵
۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۶
۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۵۸
۸۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۱۲۴

Presented by www.ziaraat.com

سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتی کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ ﷺ نے (حسنین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔‘‘

فصل : ۳۸

تشجیع النبی ﷺ و جبریل علیہ السلام للحسنین علیہما السلام علی المصارعة

﴿حضور ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا﴾

۱۲۵۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه، عن النبی ﷺ قال: کان الحسن و الحسین علیهما السلام یصطرعان بین یدی رسول الله ﷺ، فکان رسول الله ﷺ یقول: هی حسن۔ فقالت فاطمة سلام الله علیها: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! لم تقول هی حسن؟ فقال: إن جبریل یقول: هی حسین۔(۱۲۵)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: کیونکہ جبرئیل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔‘‘

۱۲۶۔ عن محمد بن علی رضی الله عنهما قال: اصطرع الحسن و الحسین رضی الله عنهما عند رسول الله ﷺ، فجعل رسول الله ﷺ یقول: هی حسن۔ قالت له فاطمة: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! تعین الحسن

(۱۲۵) ۱۔ ابو یعلی، المعجم، ۱:۱۷۱، رقم: ۱۹۶
۲۔ عسقلانی، الاصابہ، ۲:۷۷، رقم: ۱۷۲۶
۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲:۲۶
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱:۱۳۳
۵۔ ابن عدی، الکامل، ۵:۱۸، رقم: ۱۱۹۱

Presented by www.ziaraat.com

كانه أحب إليک من الحسين؟ قال: إن جبريل يعين الحسين و أنا أحب أن أعين الحسن۔(۱۲۶)

''محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: حسن جلدی کرو۔ آپ ﷺ سے سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) جبرئیل حسین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔''

۱۲۷۔ عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال: اتخذ الحسن والحسين عند رسول الله ﷺ، فجعل يقول: هي يا حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة: تعين الكبير على الصغير۔ فقال: إن جبريل يقول: خذ يا حسين۔(۱۲۷)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ ﷺ فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس لئے کہ) جبرئیل امین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو کہہ رہے تھے۔''

(۱۲۶) ۱۔ ہیثمی، مسند الحارث، ۲:۹۱۰، رقم ۹۹۲
۲۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲:۴۶۵
۳۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱:۱۳۴
(۱۲۷) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳:۲۲۳

فصل : ۳۹

كان النبي ﷺ يقبل الحسن و الحسين عليهما السلام

﴿حضور ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے﴾

۱۲۸۔ عن ابی هريره رضی اللہ عنہ قال: خرج علينا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسين، هذا على عاتقه و هذا على عاتقه، وهو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة۔(۱۲۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔''

۱۲۹۔ عن أبي المعدل عطية الطفاوي عن أبيه أن أم سلمة حدثته قالت: بينما رسول الله ﷺ في بيتي يوما اذ قالت الخادم أن عليا و فاطمة بالسدة، قالت: فقال لي: قومي فتنحي لي عن أهل بيتي، قالت:

(۱۲۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۰۰، رقم: ۹۶۷۱
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲:۷۷۷، رقم: ۱۳۷۶
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۸۲، رقم: ۴۷۷۷
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۷۹
۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶:۲۲۸
۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۲:۷۱
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۶:۳۲

Presented by www.ziaraat.com

فقمت فتنحيت فی البيت قريبا، فدخل علیّ و فاطمة و معهما الحسن و الحسين و هما صبيان صغيران، فأخذ الصبيين فوضعهما فی حجره فقبلهما۔(۱۲۹)

''ابو معدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔''

۱۳۰۔ عن يعلى بن مرة ﷺ قال: إن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلى رسول الله ﷺ، فلما جاء احدهما جعل يده فی عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى فی عنقه، فقبّل هذا، ثم قبّل هذا۔(۱۳۰)

(۱۲۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲۹۶:۶، رقم: ۲۶۵۸۲
۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴۸۵:۳
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۶۶:۹
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۲۲:۱

(۱۳۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۲:۳، رقم: ۲۵۸۷
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۷۴:۲۲، رقم: ۷۰۳
۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۵۰:۱، رقم: ۲۶
۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱۲۲:۱

''حضرت یعلی بن مرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور ﷺ کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔''

۱۳۱۔ عن عتبة بن غزوان ﷺ قال: بينما رسول الله ﷺ جالس إذ جاء الحسن و الحسين فركبا ظهره، فوضعهما فی حجره فجعل يقبل هذا مرة و هذا مرة۔(۱۳۱)

''عتبہ بن غزوان ﷺ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام آئے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔''

(۱۳۱) ابن قانع، معجم الصحابہ، ۲۶۵:۲، رقم: ۷۸۶

Presented by www.ziaraat.com

فصل : ۴۰

ذھب النبی ﷺ للمباھلة و معه الحسن والحسین علیھما السلام

﴿حضور ﷺ مباھلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے﴾

۱۳۲۔ عن الشعبی رضی اللہ عنہ قال: لما أراد رسول اللہ ﷺ أن یلا عن أھل نجران، اخذ بید الحسن والحسین و کانت فاطمة تمشی خلفه۔(۱۳۲)

''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔''

۱۳۳۔ عن ابن زید قال: قیل لرسول اللہ ﷺ: لو لاعنت القوم بمن کنت تأتی حین قلت: ابناءنا و ابناءکم قال: حسن و حسین۔(۱۳۳)

''ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ ﷺ کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ ﷺ اپنے قول 'ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے' کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱۳۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۹، رقم: ۳۶۱۸۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۲۶، رقم: ۳۷۰۱۴
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۹۴، رقم: ۴۱۱۹
(۱۳۳) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳: ۳۰۱

حسن اور حسین کو۔''

۱۳۴۔ عن علباء بن احمر الیشکری قال: لما نزلت ھذه الأیة (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ ......) أرسل رسول اللہ ﷺ الی علی و فاطمة و ابنیھما الحسن والحسین۔(۱۳۴)

''علباء بن احمر یشکری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ...... اے حبیب فرما دیجئے! آؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو ...... نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔''

۱۳۵۔ عن جابر رضی اللہ عنہ أن وفد نجران اتوا النبی ﷺ فقالوا: ما تقول فی عیسی بن مریم؟ فقال: ھو روح اللہ و کلمته و عبد اللہ و رسوله۔ قالوا له: ھل لک أن نلاعنک؟ إنه لیس کذلک۔ قال: و ذاک أحب إلیکم؟ قالوا: نعم۔ قال: فإذا شئتم فجاء النبی ﷺ و جمع ولده والحسن والحسین۔(۱۳۵)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور

(۱۳۴) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳: ۳۰۱
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۳۳
(۱۳۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۴۹، رقم: ۴۱۵۷
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۳۱

Presented by www.ziaraat.com

اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن وحسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔"

سید نذر عباس رضوی
22.7.2019

مآخذ و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۴۔ ابن احمد خطیب، ابوالعباس احمد بن احمد (م ۸۱۰ھ)۔ وسیلۃ الاسلام بالنبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء

۵۔ ابن جارود، ابو محمد عبداللہ بن علی النیشاپوری (م ۳۰۷ھ)۔ المنتقی۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الکتاب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۶۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۷۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ العلل المتناہیہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۸۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ التحقیق فی احادیث الخلاف۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔

۹۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ تلبیس ابلیس۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

Presented by www.ziaraat.com

۱۰۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۱۲۔ ابن حجر مکی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ہیتمی (م ۹۷۳ھ)۔ الصواعق المحرقۃ علی أھل الرفض والضلال والزندقۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۷ء۔

۱۳۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

۱۴۔ ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین باصبھان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۵۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۶۔ ابن راھویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۷۔ ابن راشد، معمر ازدی (م ۔ ۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء۔

۱۸۔ ابن رشد، ابو الولید محمد بن احمد بن محمد (م ۔ ۵۹۵ھ)۔ بدایۃ المجتھد۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۱۹۔ ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ تاریخ اسماء الثقات۔

کویت: الدار السلفیہ، ۱۴۰۴ھ۔

۲۰۔ ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۲۱۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمہید۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۲۔ ابن عدی، ابو احمد عبداللہ جرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۳۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۴۔ ابن قانع، ابو الحسین عبدالباقی بن قانع (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابۃ۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الأثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۲۵۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البدایہ والنہایہ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۷۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ فصول من السیرۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، دار القلم، ۱۳۹۹ھ۔

۲۸۔ ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ ابن ملقن انصاری، عمر بن علی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ خلاصۃ البدر المنیر۔ ریاض،

Presented by www.ziaraat.com

سعودی عرب: مکتبہ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۳۰۔ ابن موسیٰ، ابو المحاسن یوسف الحنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔

۳۱۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ۔

۳۲۔ ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۳۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۴۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم الاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۵۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۳۶۔ احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۷۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۸۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۹۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔

۸۷۰ء)۔ **خلق افعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دار المعارف السعودیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۰۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۱۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۲۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۴۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **المدخل الی السنن الکبریٰ**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۴۴۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی، (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۵۔ حاکم، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۶۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۴۷۔ حکمی، حافظ بن احمد (۱۳۴۲۔۱۳۷۷ھ)۔ **معارج القبول بشرح سلم الوصول الی علم الاصول**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۸۔ حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ/ انسان العیون**۔ بیروت،

Presented by www.ziaraat.com

لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۴۹۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲_۴۶۳ھ/۱۰۰۲_۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۵۰۔ **دارقطنی**، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶_۳۸۵/۹۱۸_۹۹۵ء)۔ **علل**۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۵۱۔ **دورقی**، ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (۱۶۸_۲۴۶ھ)۔ **مسند سعد بن ابی وقاص**۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۲۔ **دولابی**، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴_۳۱۰ھ)۔ **الذریۃ الطاہرہ النبویہ**۔ کویت: الدارالسلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۳۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵_۵۰۹ھ/۱۰۵۳_۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۵۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت۔ لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۶۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ **المغنی فی الضعفاء**۔

۵۷۔ **رامہرمزی**، ابوالحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م ۔ ۵۷۶ھ)۔ **أمثال الحدیث**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۰۹ھ۔

۵۸۔ **رویانی**، ابوبکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسۃ قرطبہ،

۱۴۱۶ھ۔

۵۹۔ **زرقانی**، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵_۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵_۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۶۰۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (۸۳۱ھ/ ۹۰۲ء)۔ **إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف**۔ بیروت، لبنان: دارالمدینہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۶۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹_۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵_۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۶۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹_۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵_۱۵۰۵ء)۔ **الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۶۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹_۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵_۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالک شرح موطا مالک**۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء۔

۶۴۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۶۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳_۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰_۱۸۳۴ء)۔ **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۶۶۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳_۱۲۵۰ھ / ۱۷۶۰_۱۸۳۴ء)۔ **درالسحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ**۔ دمشق، شام: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

Presented by www.ziaraat.com

۶۷۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۸۔ **شیبانی**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۶۹۔ **صنعانی**، محمد بن اسماعیل (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۷۰۔ **صیداوی**، محمد بن اُحمد بن جمیع، اُبوالحسین (۳۰۵۔۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۷۴۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۵۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۷۶۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، **لبنان**: دارالمعرفہ۔

۷۷۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔

المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷۸۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی بن عبدالغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔ ۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفاء و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۸۰۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۸۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۸۲۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان **المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۳۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۴۔ **قرطبی**، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لاحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۸۵۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان:

Presented by www.ziaraat.com

نوٹ

اپنے بچوں اور دیگر حضرات کیلئے Scan
کیا جو دیارِ غیر میں رہتے ہیں اور
اردو کتابیں وہاں با آسانی میسر
نہیں
طالبِ دعاء
سید نذر عباس
22 جولائی 2007
سید حسن سجاد

دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۶۔ **قضاعی**، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۷۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ**۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۸۸۔ **مبارک پوری**، ابو علا محمد عبدالرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۸۹۔ **محاملی**، ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۳۵۔۳۳۰ھ/ ۸۴۹۔۹۴۱ء)۔ **الامالی**۔ عمان + اُردن + الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۹۰۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔ ۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۹۱۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۹۲۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۳۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

Presented by www.ziaraat.com